

اسرائیل ایک اپارتھائیڈ ریاست کے طور پر، نہ کہ جمہوریت

اسرائیل کو ایک جمہوری ریاست کے طور پر پیش کرنا طویل عرصے سے اس کے بین الاقوامی تشخص کا ایک بنیادی ستون رہا ہے، جو اس کے پارلیمانی نظام، انتخابات، اور قانونی ڈھانچے میں جڑا ہوا ہے۔ تاہم، اس کی پالیسیوں کا قریب سے جائزہ، خاص طور پر فلسطینیوں کے ساتھ سلوک، ایک منظم ڈھانچے کی نشاندہی کرتا ہے جو جمہوری اصولوں سے زیادہ اپارتھائیڈ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ یہ مضمون دلیل دیتا ہے کہ اسرائیل ایک حقیقی جمہوریت کے بجائے ایک اپارتھائیڈ ریاست کے طور پر کام کرتا ہے، جو انسانی حقوق کی تنظیموں، قانونی ڈھانچوں، اور حالیہ سیاسی پیش رفتوں کے ذریعے اجاگر کردہ منظم امتیازی سلوک، اختلاف رائے کی دباؤ، اور یہودی اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان حقوق میں واضح تفاوت کے شواہد پر مبنی ہے۔

منظم امتیازی سلوک اور اپارتھائیڈ

1973 کے اپارتھائیڈ کنونشن کے مطابق، اپارتھائیڈ ایک ایسی ادارہ جاتی نسلی علیحدگی اور امتیازی سلوک کا نظام ہے جو ایک نسلی گروہ کی دوسرے پر بالادستی کو برقرار رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی 2024 کی رپورٹ، اسرائیل کا فلسطینیوں کے خلاف اپارتھائیڈ، اس لیبل کے لیے ایک تفصیلی کیس پیش کرتی ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ اسرائیل کا فلسطینیوں کے ساتھ سلوک—امتیازی سلوک، جائیداد سے محرومی، اور جبر کے ذریعے—ایک ایسی نظام کی تشکیل کرتا ہے جو فلسطینیوں کی قیمت پر یہودی اسرائیلیوں کو ترجیح دیتا ہے۔ رپورٹ میں ایسی پالیسیوں کو اجاگر کیا گیا ہے جیسے کہ زمین کی ضبطی، گھروں کی مسماری، اور پانی اور بجلی جیسے وسائل تک محدود رسائی، جو اسرائیل، مغربی کنارے، اور غزہ میں فلسطینیوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، مغربی کنارے میں، یہودی آبادکار مکمل شہری حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں، جبکہ فلسطینی فوجی قانون کے تحت رہتے ہیں، جنہیں بنیادی آزادیاں جیسے نقل و حرکت اور سیاسی شرکت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ یہ دوہرا قانونی نظام—یہودیوں کے لیے سول قانون اور فلسطینیوں کے لیے فوجی قانون—جنوبی افریقہ کے اپارتھائیڈ کی نسلی علیحدگی کی عکاسی کرتا ہے، جہاں حقوق نسلی بنیادوں پر تقسیم کیے جاتے تھے۔

مزید برآں، 2018 کا قوم-ریاست قانون، جو اسرائیل کو “یہودی قوم کی قومی ریاست” قرار دیتا ہے، واضح طور پر یہودی شناخت کو تمام شہریوں کے لیے برابر حقوق پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ قانون عربی کو سرکاری زبان سے ہٹاتا ہے اور یہودی آبادکاری کو قومی قدر کے طور پر فروغ دیتا ہے، جس سے اسرائیل کی 20 فیصد آبادی جو عرب ہے، کو مؤثر طریقے سے پسماندہ کر دیا جاتا ہے۔ ایسی

پالیسیاں برابر شہری حقوق کے جمہوری اصول کو کمزور کرتی ہیں، کیونکہ وہ قانون میں یہودی بالادستی کو مضبوط کرتی ہیں، جو اپار تھائیڈ نظاموں کی ایک خصوصیت ہے جہاں ایک گروہ کے حقوق دوسرے پر نسلی یا نسل کی بنیاد پر غالب ہوتے ہیں۔

اختلاف رائے اور سیاسی نمائندگی کی دباؤ

ایک فعال جمہوریت آزادی اظہار اور برابر سیاسی شرکت کی ضمانت دیتی ہے، لیکن اسرائیل کا فلسطینی شہریوں اور ان کے نمائندوں کے ساتھ سلوک ایک واضح تضاد کو ظاہر کرتا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی 2022 کی ریفنگ، منتخب لیکن محدود: اسرائیل کی کنیسٹ میں فلسطینی پارلیمنٹیریز کے لیے سکڑتی ہوئی جگہ، دستاویزی طور پر بتاتی ہے کہ کس طرح فلسطینی کنیسٹ اراکین (MKs) امتیازی ضوابط کا سامنا کرتے ہیں جو ان کی اپنے حلقوں کی نمائندگی کرنے کی صلاحیت کو محدود کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، فلسطینی MKs کی طرف سے پیش کردہ بل جو ان کے کمیونٹی کے حقوق سے متعلق ہوتے ہیں، بحث سے پہلے نااہل کر دیے جاتے ہیں، اور 2016 کا اخراج قانون کنیسٹ کو ”نسل پرستی کی ترغیب“ یا ”مسلح جدوجہد کی حمایت“ کے لیے MKs کو ہٹانے کی اجازت دیتا ہے، ایک ایسی شق جو اکثر عرب MKs کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ MK اوفر کیسیف کا معاملہ، جنہیں 2024 میں جنوبی افریقہ کے اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں نسل کشی کے مقدمے کی حمایت کرنے پر اخراج کی کوشش کا سامنا کرنا پڑا، اس جبر کی ایک مثال ہے۔ اگرچہ اخراج کی کوشش ناکام ہوئی، کیسیف کو چھ ماہ کے لیے معطل کر دیا گیا، ایک ایسی کارروائی جو ناقدین کے مطابق اختلاف رائے کو خاموش کرنے کے لیے سیاسی طور پر محرک تھی۔

عرب MKs کی معطلی ایک بار بار دہرایا جانے والا نمونہ رہا ہے، جو عرب پارٹیوں جیسے کہ ہداش-تعال اور رام کو غیر متناسب طور پر متاثر کرتا ہے۔ 2023 میں، عائدہ توما-سلیمان اور ایمان خطیب-یاسین کو غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کی تنقید کرنے پر بالترتیب دو ماہ اور ایک ماہ کے لیے معطل کیا گیا۔ تاریخی معاملات، جیسے کہ ہنین زوالی کی متعدد معطلیاں (مثلاً، 2014 میں فلسطینی مزاحمت کی حمایت کرنے والے بیانات کے لیے چھ ماہ)، اس رجحان کو مزید واضح کرتی ہیں۔ یہ اقدامات اس بات سے بالکل مختلف ہیں کہ یہودی MKs جو اشتعال انگیزی میں ملوث ہوتے ہیں، جیسے کہ 2023 کے یروشلم فلیگ مارچ کے دوران، جہاں شرکاء نے ”عربوں کی موت“ کے نعرے لگائے، انہیں اسی طرح کے نتائج کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہ دوہرا معیار۔ عرب MKs کو ان کے خطاب کے لیے سزا دینا جبکہ یہودی قوم پرستوں کی طرف سے اشتعال انگیزی کو برداشت کرنا۔ قانون کے تحت برابر سلوک کے جمہوری اصول کو کمزور کرتا ہے اور ایک ایسی نظام کی نشاندہی کرتا ہے جو اقلیتی آوازوں کو دبانے کے لیے بنایا گیا ہے، جو جمہوریت کے بجائے اپار تھائیڈ کی ایک خصوصیت ہے۔

حقوق اور رہن سہن کے حالات میں تفاوت

اسرائیلی کنٹرول کے تحت فلسطینیوں کے زندہ تجربات جمہوریت کے دعوے کو مزید کمزور کرتے ہیں۔ غزہ میں، جیسا کہ 25 مئی 2025 کو UNRWA کے پوسٹ میں اجاگر کیا گیا، ناکہ بندی اور بار بار کی جانے والی فوجی کارروائیوں نے انسانی بحران پیدا کیا ہے، اقوام متحدہ نے مزید تباہی کو روکنے کے لیے روزانہ 500-600 امدادی ٹرکوں کی ضرورت کا مطالبہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ کی کمیشن کی غزہ کی صحت کی سہولیات پر رپورٹ طبی ڈھانچے پر حملوں، خاص طور پر بچوں اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال پر، کو زندگی اور صحت کے حق کی خلاف ورزیوں کے طور پر دستاویزی کرتی ہے، جو ممکنہ طور پر انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہ حالات، تولیدی صحت کی دیکھ بھال کی دانستہ تباہی کے ساتھ مل کر، فلسطینیوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کرتے ہیں، جو یہودی اسرائیلیوں کے لیے دستیاب حقوق اور خدمات کے ساتھ واضح تضاد پیدا کرتے ہیں۔

اسرائیل کے اندر، فلسطینی شہری رہائش، تعلیم، اور روزگار میں منظم امتیازی سلوک کا سامنا کرتے ہیں۔ ایمنسٹی کی طرف سے نوٹ کی گئی گھروں کی مسماری کی مشق نقل مکانی کا ایک اہم طریقہ کار ہے، جس میں فلسطینی خاندانوں کو عمارت کے اجازت نامے سے انکار کیا جاتا ہے جبکہ یہودی آبادکاری پھیلتی ہے۔ مشرقی یروشلم میں، فلسطینیوں کو اکثر رہائشی حقوق سے انکار کیا جاتا ہے، جبکہ یہودی آبادکاروں کو ترجیحی سلوک دیا جاتا ہے۔ یہ تفاوت اتفاقی نہیں ہیں بلکہ ایک قانونی اور سیاسی ڈھانچے میں شامل ہیں جو یہودی غلبہ کو ترجیح دیتا ہے، جو اپار تھائیڈ کے مقصد کی عکاسی کرتا ہے کہ نسلی کنٹرول کو علیحدگی اور عدم مساوات کے ذریعے برقرار رکھا جائے۔

مخالف دلائل اور ان کا رد

اسرائیل کے جمہوری حیثیت کے حامی اکثر اس کے انتخابات، آزاد عدلیہ، اور کینسٹ میں عرب MKs کی موجودگی کو جمہوریت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ تاہم، اوپر بیان کردہ منظم عدم مساوات اور دباؤ ان عناصر کو کمزور کرتے ہیں۔ انتخابات، اگرچہ باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں، لیکن جب عرب MKs کو پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے کمیونٹیز کو پسماندہ کیا جاتا ہے، تو وہ برابر سیاسی طاقت میں تبدیل نہیں ہوتے۔ عدلیہ، اگرچہ کبھی کبھار فلسطینی حقوق کے حق میں فیصلے دیتی ہے، نے قوم-ریاست قانون اور اخراج قانون جیسے قوانین کی حمایت کی ہے، جو یہودی بالادستی کو مضبوط کرتے ہیں۔ مزید برآں، عرب MKs کی موجودگی معنی خیز نمائندگی کے مترادف نہیں ہے جب انہیں ان کے سیاسی نظریات کی وجہ سے باقاعدگی سے نشانہ بنایا جاتا ہے، جیسا کہ معطلیوں اور اخراج کی کوششوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ اسرائیل کے اقدامات فلسطینی دہشت گردی جیسے سیکورٹی خطرات کا جواب ہیں۔ اگرچہ سیکورٹی خدشات حقیقی ہیں، لیکن وہ فلسطینیوں پر عائد کردہ جامع امتیازی سلوک اور اجتماعی سزا کو جو ازپیش نہیں کرتے۔ غزہ کی ناکہ بندی، مغربی کنارے کی فوجی قبضہ، اور اسرائیل کے اندر اختلاف رائے کی دباؤ ہدف شدہ سیکورٹی اقدامات سے آگے بڑھتی ہے، ایک ایسی نظام کو جنم دیتی ہے جو نسلی بنیادوں پر ایک گروہ کو دوسرے پر ترجیح دیتی ہے۔ جو اپار تھائیڈ کی ایک تعریف کنندہ خصوصیت ہے، نہ کہ خطرات کا جمہوری جواب۔

نتیجہ

اسرائیل کی پالیسیاں اور طرز عمل۔ منظم امتیازی سلوک، اختلاف رائے کی دباؤ، اور حقوق میں واضح تفاوت۔ جمہوریت سے زیادہ اپار تھائیڈ کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ قانونی ڈھانچہ، جیسا کہ قوم۔ ریاست قانون اور اخراج قانون میں دیکھا جاتا ہے، برابر شہری حقوق پر یہودی شناخت کو ترجیح دیتا ہے، جبکہ فلسطینی MKs اور شہریوں کے ساتھ سلوک اخراج اور جبر کا ایک نمونہ ظاہر کرتا ہے۔ فلسطینیوں کی زندگی کی حقیقت، خواہ غزہ میں، مغربی کنارے میں، یا اسرائیل کے اندر، علیحدگی اور محرومی کی ہے، جو یہودی اسرائیلیوں کو دیے جانے والے حقوق کے ساتھ واضح طور پر متصادم ہے۔ یہ عناصر، جو انسانی حقوق کی تنظیموں کے ذریعے دستاویزی ہیں اور حالیہ واقعات سے ثابت ہوتے ہیں، اسرائیل کے جمہوری ہونے کے بیانے کو چیلنج کرتے ہیں اور اس کے بجائے ایک اپار تھائیڈ ریاست کی تصویر پیش کرتے ہیں، جہاں منظم عدم مساوات اور بالادستی سیاسی اور سماجی نظام کو متعین کرتی ہے۔ حقیقی جمہوریت تمام کے لیے مساوات، آزادی، اور انصاف کا تقاضا کرتی ہے، جو اصول اسرائیل کا موجودہ نظام فلسطینیوں کے لیے برقرار رکھنے میں ناکام رہتا ہے۔